سوال

(318)دوسری شادی کی وجہ سے دوسری بیوی کو کوئی گناہ تو نہیں ہوتا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری اور میرے چچازاد کی آپس میں محبت پیدا ہوگئی اور اس نے میرے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا لیکن میری والدہ نے انکار کردیا۔ اس کے بعد اس نے کسی دوسری لڑکی سے شادی کرلی اور اس میں سے دو بچے بھی پیدا ہوئے۔ اب شادی کے تین برس بعد وہ دوبارہ میرے ساتھ شرعی تعلقات بنانا چاہتا ہے۔ اور اپنی بیوی کو کچھ مشکلات کی بنا پر طلاق دینا چاہتا ہے۔ ان مشکلات میں میرا کوئی ہاتھ نہیں میں اسے محبت کرتی ہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کی بیوی پر ظلم نہ کر بیٹھوں اور اس وجہ سے گناہگار نہ بن جاؤں یا پھر مجھے اس کے ساتھ تعلقات کی بناء پر کوئی گناہ ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سے آپ کی شادی میں کوئی ممانعت نہیں خواہ وہ اسے طلاق دے یا نہ دے اور آپ کا اس سے شادی کرنا پہلی بیوی پر ظلم شمار نہیں ہوگا، اس لیے کہ جو شخص بھی عدل وانصاف کی طاقت رکھتا ہے اس کے لیے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا شرعی طور پر بڑی اچھی چیز ہے۔ اس کے اور اس کی پہلی بیوی کے درمیان جو مشکلات ہیں آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی آپ اس پر گناہ گار ہوں گی لیکن یہ سب کچھ ایک شرط پر ہوگا:

وہ یہ کہ آپ اس سے یہ مطالبہ نہیں کرسکتیں کہ پہلی بیوی کو طلاق دے یا پھر آپ کسی بھی طریقے سے اسے پہلی بیوی کو طلاق دینے پر ابھاریں اور تیار کریں یہ آپ کے لیے جائز نہیں، اور جب وہ اسے طلاق نہیں دیتا اور آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو اس پر آپ دونوں کے درمیان عدل کرنا واجب ہوگا اور اگر اسے یہ خدشہ ہو کہ وہ عدل وانصاف نہیں کرسکتا تو پھر اس کے لیے دوسری شادی کرنا جائز نہیں۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

ص403